السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا قضائے حاجت کرتے وقت 'بوقت ضرورت کسی سے بات کی جاسکتی ہے، قرآن وحدیث کے دلائل سے جواب دیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کررہے تھے کہ اسی دوران ایک شخص نے پاس سے گزرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"إِذَا رَأَيْتَنِي عَلَى مِثْلِ هَذِهِ الْحَالَةِ فَلَا تُسَلِّمْ عَلَيَّ، فَإِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ ذَلِكَ لَمْ أَرُدَّ عَلَيْكَ"

(جب تو مجھے ایسی حالت میں دیکھے تو مجھے سلام نہ کر'اگر تم مجھے سلام کروگے (اس حالت میں) میں تمھیں جواب نہیں دوں گا۔ ''(الصحیحۃ: 197''

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیشاب کرتے ہوئے یہ بات کہی تھی 'جس سے دوران قضائے حاجت بات کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

اور ممانعت والی حدیث جس میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا ذکر ہے (دوران قضائے حاجت بات کرنے سے) تو وہ صحیح نہ ہونے کے ساتھ ساتھ صریح بھی نہیں، اس لیے کہ اس کے الفاظ یہ ہیں:

"لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ عَلَى غَائِطِهِمَا يَنْظُرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى عَوْرَةِ صَاحِبِهِ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَمْقُتُ عَلَى ذَلِكَ"

''دو بندے قضائے حاجت کے دوران ایک دوسرے کی شرمگاہ کی طرف دیکھتے ہوئے گفتگو نہ کریں 'اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے۔''

پھر مجھے اس کی دوسری سند بھی مل گئی 'جسے میں نے (سلسۃ الصحیحہ: 3120) میں ذکر کیا ہے۔

حدیث مذکور شرمگاہ کی طرف دیکھتے ہوئے بات چیت کی ممانعت کی دلیل ہے، جو کہ اللہ کی ناراضگی کے کاموں میں سے ہے 'نہ کہ صرف بات کرنے کی ممانعت کے متعلق۔ اگرچہ بات کرنے والا خود بھی اسے قبیح سمجھتا ہے۔

اس حدیث سے تو حرمت ثابت نہیں ہوتی) بلکہ ایسی دلیل کا ہونا ضروری ہے جس سے حرمت ثابت ہو اور وہ ہمیں نہیں ملی۔ (ہاں) شرمگاہ کی طرف دیکھنے کی حرمت دیگر احادیث سے ثابت ہے۔ (نظم الفرائد: 1/246)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

طہارت کے مسائل صفحہ: 167

محدث فتویٰ